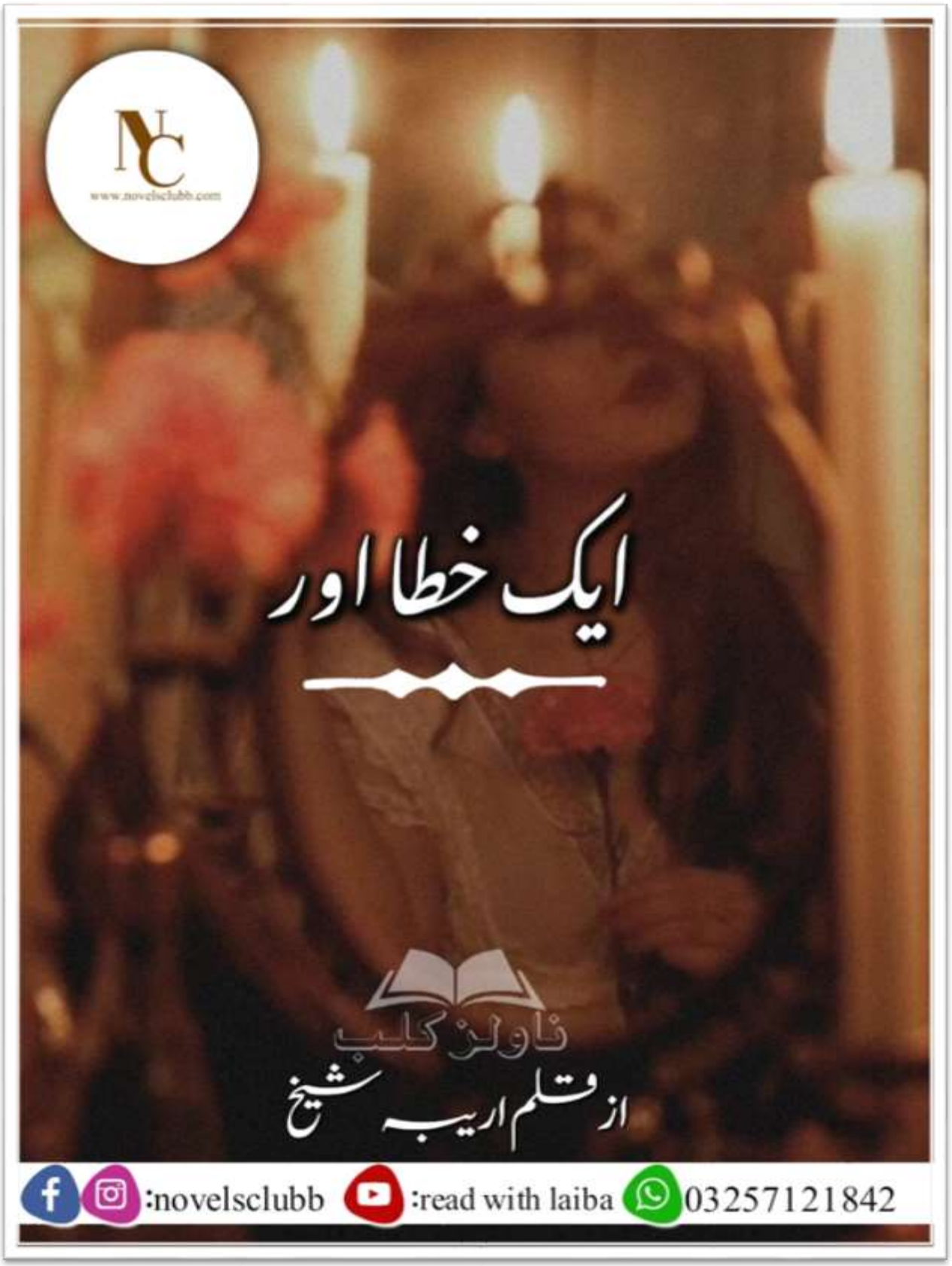
ایک خطا اور
ناولز کلب
از قلم اریبہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک خطا اور

از قلم

اریبہ شیخ

www.novelsclubb.com

صنف: ناول

عنوان: ایک خطا اور

تحریر: اریبہ شیخ

" چھٹی قسط "

..جب کوئی کہے کہ

..خطایں معاف ہو جاتی ہیں

..تو سر اُٹھا کر

..آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

..ہلکا سا مسکرایا کرو

..نرمی سے ماتھے پر

..اُنگلی ٹکا کر

..اپنے رُخ کو موڑ کر

..اشارہ کیا کرو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

..اوپر آسمان کی طرف

..ہلال چمکتے چاند کی طرف

..پھر واپس رُخ موڑ کر

..بتایا کرو اُن نادانوں کو

..خطایں معاف کر دی جاتی ہے

..رب کی ذات بڑی عظیم ہے

..مگر

..محبت میں بے وفائی

..زندگی میں موت

..خوشی میں غم

..دوستی میں بے اعتباری

..بدلے میں چنگاری

..انتقام میں آتش

..کھلکھلاہٹوں میں آہوں کی

..مظلوم پر ظلم کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

..وجہ اگر تم بنو

..تو خطا نہیں گناہ کہلاتا ہے

..اور پھر اُسے ازبر کرواؤ کہ

..خطاؤں کی معافی آسان ہوتی ہیں

..مگر گناہ معاف نہیں کیے جاتے

..بوجھ اٹھا کر اُن کا

..ساری زندگی بھاری گزارنی پڑتی ہے

..تڑپ تڑپ کر رفتہ رفتہ

..گڑگڑانا پڑتا ہے

..پھر جب کوئی کہے کہ

..خطایں معاف ہو جاتی ہیں

..تو ہلکا سا مسکرایا کرو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ منظر شہر کے سب سے بڑے اور مشہور ریسٹورانٹ کا تھا۔ شیشے کی چار دیواری کو مخملی پردوں سے ڈھانپنے کی بھرپُور کوشش کی گئی تھی مگر فضا میں بڑھتی ٹھنڈی ہوئے کے دوش وہ بھرپور لہرانے کی سہی میں تھے۔ سرمئی اور سفید امتیاج کے سنگِ مرمر کے قیمتی پتھروں سے بنا جس کو گہرے سرمئی رنگ کی ہی کرسیوں اور شیشے کی میزوں سے سجا کو ریسٹورانٹ اپنی مثال آپ بنایا گیا تھا۔

وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کے مقابل بیٹھی تھی۔ میز پر بڑے سے خوبصورت واز میں لگے تازہ سُرخ گُلاب اپنی خُوش بو سے فضا میں موجود تناؤ کو کم کرنے کی ناکام سی کوشش میں مصروف تھے۔ نیمل چند لمحے ہی پہلے اُس کے بتائے گئے پتے پر پہنچی تھی۔۔ داخلی دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ وہ اُسے سامنے کی ہی قطار میں قدرے کونے والی میز پر بیٹھی دکھائی دی۔ مقابل بھی اُس کی طرح ہی مکمل سیاہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھی۔۔ پتہ نہیں کیا بات تھی کہ دونوں کو ہی سیاہ کو چننا پڑ گیا۔ شاید زندگی میں موجود سیاہی نے اِنتخاب کرنے میں مدد کی تھی۔۔ ہاں!!! شاید۔۔

وہ قدم قدم چلتی میز تک پہنچی۔ چند ثانیے وہ وہی کھڑی رہی مگر منہل نے تو جیسے اُس کے آنے کا کوئی نوٹس ہی نہیں لیا۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ نیمل گہری سانس بھرتی اپنی طرف کی کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔ اب کی بار مقابل کی نظریں اٹھی۔۔ نظریں جو شدت سے زیادہ سُرخ ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہی تھی۔۔بے اختیار وہ نیمل کو دیکھتی ہاتھ میں پکڑی ڈائری کو مزید مضبوطی سے تھام گئی۔دونوں کی پر سوچ نظریں ایک دُوسرے پر ٹکی ہوئی تھی۔۔ایک یہ سوچ رہی تھی کہ پرچی پر نیمل ہی کیوں؟کوئی اور بھی تو ہو سکتا تھا۔۔اُنہوں نے سنیہا کے ساتھ جو کیا اس کو جاننے کے بعد منہل کا تو دل پھٹنے کو تیار تھا لیکن پھر بھی سنیہا نے اُسے امانت کے توڑ پر دینے کو کیوں کہا؟کیوں خاص تاکید کی کہ وہ نیمل کو سمبھالے۔۔عجیب سی خواہش کی تھی اس نے۔۔نیمل کو سمبھال لینا۔۔بھلا وہ کیسے سمبھال سکتی تھی؟؟۔۔بل کہ وہ کیوں سمبھالے؟؟بہت سے سوال تھے جو اُسے سوچوں میں الجھائے ہوئے تھے۔دوسری طرف نیمل یہ سوچ رہی تھی کہ منہل نے اُسے کیوں بلایا۔

وہ منہل کو جانتی تھی۔۔دو تین دفعہ اُن کی مختلف مواقع پر سرسری سی ملاقات ہو چکی تھی۔۔ہوتی بھی کیسے نا۔۔ایک پاکستان کی سب سے بہترین وکیل جس کے بارے میں مشہور کے نام lady lawyer تھا کہ وہ کبھی ہارتی نہیں ہے۔۔پورے سرکل میں وہ لیڈی لائر سے جانی جاتی تھی اور دوسری۔۔پاکستان کی سب سے بڑی کمپنیوں میں سے ایک کی مالک جس کے بارے میں مشہور تھا کہ اگر کوئی ڈیل اُسے پسند آجائے تو وہ ہمیشہ پا کر رہتی ہے۔

ویٹر کی آواز نے دونوں کو اپنی اپنی سوچ سے باہر لا پٹکا۔

Anything else mam?

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شائستگی سے پوچھتا وہ میز پر جوس کے گلاس رکھنے لگا۔ نیمل سر کو نفی میں ہلا گئی۔ سر کو خم کرتا وہ دوسری میزوں کی جانب بڑھ گیا۔ منہل خاموشی سے دیکھتی حال پوچھنے لگی۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ بات کا آغاز کیسے کرے۔۔

میں اُس راز کو جاننا چاہوں گی جو تم مجھے بتانا چاہتی تھی" سیدھے مدعے کی بات کرتی وہ گلاس کو" ہاتھ میں تھامتی منہ سے لگا گئی۔

سنیہا کو کیسے جانتی ہو تم؟"منہل نے گلا کھنکار کر سوال کیا۔۔اُس کے گلے میں جیسے آنسوں کا" پھندا سا اٹکا ہُوا تھا۔

سنیہا"۔۔نیمل نے زیر لب نام دہرایا۔۔ذہن کے پردوں میں جب کچھ نہ اُبھرا تو لاعلمی سے" "کندھے اُوچکا گئی۔"میں نہیں جانتی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تم نہ جانتی ہو؟"اُسے جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔"

اور ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟"اچھنبے سے سوال کیا گیا تھا۔۔اُس نے دوبارہ سے بولنے کے لیے" لب وا کیے ہی تھے کہ منہل کی بات پر سارے الفاظ جیسے دم توڑ گئے۔

ادا صعم جعفری کی بہن ہوتے ہوئے بھی اُس کی محبت کو نہیں جانتی۔۔ایسا کیسے ہو سکتا""" ہے؟"اُس کے لہجے میں عجیب سا تمسخر در آیا۔نیمل کی سماعتیں بے یقین سی ہوئی۔اُس سے لگا جیسے اُس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ادا صعم کی محبت۔۔اُس کے بھائی کی محبت "ذہن میں یک دم سے جھماکا سا ہوا۔۔"

وہ اِس وقت امریکہ میں اپنے فلیٹ میں بیٹھی تھی۔۔آج پورے دو سال ہو چُکے تھے اُسے امریکہ آئے۔۔اور ان دو سالوں میں آج پہلی بار اُس کی اپنے باپ سے بات ہو رہی تھی۔باپ بھی وہ جو اپنی بیٹی کو اُس کے اٹھارہ سال کے ہوتے ہی زبردستی بیرون ملک ملازموں کے رحم و کرم پر بھیج چُکا تھا۔وہ اور ادا صعم شروع سے ہی بہت نزدیک تھے۔۔وجہ شاید ان دونوں کا اکیلا پن تھا۔۔وہ تو ہمیشہ سے اکیلا ہی تھا۔۔اور نیمل۔۔وہ ماں باپ دونوں کے ہوتے ہوئے بھی اکیلی۔جن کو اپنی سیاست اور پارٹیز سے کبھی فرصت ہی نہیں ملی تو اپنی اولادوں کا خاک خیال کرتے۔۔المیر کی عمر اس وقت اٹھ برس تھی۔وہ بھی ان دونوں کے بہت قریب تھا مگر نیمل کے باہر جانے کے بعد ان کا رابطہ آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا۔۔اُس کے جانے کے بعد ادا صعم کے ساتھ ہوتے سلوک کی وجہ سے وہ اس کے قریب بھی نا جا سکا۔نیمل کو بھیجنے کی سب سے بڑی وجہ ہی اُس کا ادا صعم کے لیے کھڑے ہونا تھا۔۔وہ ہمیشہ سب کے خلاف صرف اس کے لیے احتجاج کرتی۔۔وہ غصے اور جنون میں جعفری صاحب سے بھی آگے تھی کبھی کبھی تو وہ بھی اُس کے سامنے بولنے سے کتراتے۔۔نیمل جب اپنے بڑے بھائی کو خود کے لئے بولنے کو کہتی وہ ہمیشہ ایک ہی بات کہہ کر اس کی زبان تالو سے چپکا دیتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ مجھ جیسے بدنامی کے دھبے کو سہارا دیے ہوئے ہیں یہی بہت ہے۔"اور نیمل پھر اس کا لحاظ" کیے بغیر ڈانٹ دیتی کہ اس سب میں اُس کا کیا قصور؟۔۔ بڑے خاندانوں میں افیئر اور تعلقات بہت عام سی بات تصور کی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ وقت سے پہلے اپنے ماحول کو دیکھتے بڑے ہو جاتے تھے۔۔اُس کی ڈانٹ کو ہمیشہ کی طرح معصومیت سے سنتا وہ آخر میں بس اتنا بولتا کہ ۔۔"تم ہمیشہ مجھے ایسے ڈانٹتی ہو جیسے تم میری بڑی بہن ہو اور میں تم سے چھوٹا۔۔یار بڑا بھائی ہو تمہارا عزت کیا کرو"اُس کے منہ بسور کر کہنے پر وہ دونوں بے ساختہ ہنس دیا کرتے اور ہمیشہ کی طرح ان کی بحث کا کوئی انجام نا ہوتا۔بیرون ملک جانے کے بعد اُس کا ادا صعم سے رابطہ بہت کم ہوا کرتا مگر دونوں کی محبت میں کوئی فرق نا آتا۔اُنھیں آج بات کیے ایک ہفتہ ہو چُکا تھا۔۔پہلے کبھی اتنی دیر بعد بات نہیں ہوئی تھی زیادہ سے زیادہ دو دن بعد مختصر ہی سہی مگر وہ بات کر لیا کرتے تھے۔اُسے پتہ نہیں کیوں گھبراہٹ سی ہو رہی تھی۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہو رہا ہو۔وہ کسی مصیبت میں ہو۔اُس دوران اسے پہلی مرتبہ جعفری صاحب کی کال موصول ہوئی تھی۔وہ کچھ برہم سنائی دے رہے تھے۔نیمل ان کی بات سنتے بے یقین سی ہوئی۔

" تمہارا بھائی پاگل ہو چُکا ہے نیمل۔۔پتہ نہیں کیا کرتا پھر رہا ہے آج کل۔۔اُسے سمجھاؤ"

"میں آپ کی بات نہیں سمجھ پا رہی۔۔آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارا بھائی دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔دیکھو اُسے سمجھاؤ یہ نیچ ذات کی لڑکیاں" ایسے ہی امیر لڑکوں کو اپنے جال میں پھنساتی ہے۔۔اور پھر اُنھیں رُسوا کر کے بھاگ جاتی ہیں۔تم چاہتی ہو کہ تمہارا بھائی برباد ہو جائے۔"اں کی بار اُنہوں نے اس کی دکھتی رگ پر وار کیا ۔۔وہ جانتے تھے کہ نیمل اپنے بھائی کو لے کر کتنی حساس ہے۔۔اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اپنا کام نکلوانے کے لیے نیمل سب سے بہتر مہرا ثابت ہو گی۔ان کی بات کو بے بسی سے سنتی وہ فون رکھ گئی۔وقت گزرتا گیا اور پھر پورے دو ہفتوں بعد اُس کی ادا صعم سے بات ہوئی۔۔ابھی وہ بات کا ذکر کرتی جب اُسے مقابل کی زخموں سے چور آواز سننے کو ملی۔

نہیں رہی۔ایسا کیوں ہُوا؟ کیوں میں rühum وہ کسی اور کی ہو چکی ہے نیمی۔۔وہ میری" جس سے محبت کرتا ہوں وہ مجھ سے دور ہی جاتا ہے؟ میں نے تو اُس کے جسم کی بھی کبھی چاہ نہیں کی۔۔میری محبت تو پاک تھی۔۔میری محبت میں تو صرف عقیدت تھی اور یہ بات تو وہ خود مجھ سے کہا کرتی تھی۔۔پھر میری محبت میں صدق کیسے نہیں ہو سکتا؟۔۔میں نے تو ان دو سالوں میں اُسے اپنے رب سے ہر مقام ہر موقعے پر مانگا تھا۔۔ادا صعم جعفری کی محبت تھی وہ۔" پھر اچانک سے فون کٹ گیا۔۔یا شاید کاٹ دیا گیا۔اُس کے بعد انکی دوبارہ جب بھی بات ہوتی اس میں پُرانی گفتگو کا کوئی شعبہ نا ہوتا۔نیمل جب بھی اُس بات کا ذکر کرنے لگتی وہ بات کو بدل دیتا۔پھر آہستہ آہستہ وہ بھی اس بات کو بھول گئی۔سب معمول پر آ گیا۔پانچ سال تک سب بہتر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا پھر اچانک ایک دن ادا صعم کی موت کی خبر۔۔کاش وہ پوچھ لیتی۔۔ان تین ہفتوں سے وہ کہا تھا؟اُس کے ساتھ کیا ہوا؟اچانک سے محبت اور جُدائی۔۔نیمل کی سمجھ سے سب باہر ہوتا جارہا تھا۔"ایسا کیا ہوا تھا اُن تین ہفتوں میں؟"ہائے کاش وہ اس وقت ان کے پاس موجود ہوتی تو شاید ان تین ہفتوں میں برپا ہوئی قیامت کو روک لیتی جس سے وہ ابھی تک بے خبر تھی۔۔کاش!!!مگر کون جانے کہ اُس قیامت سے وہاں موجود ادا صعم بھی بے خبر ہو؟۔۔شاید اُس کے ساتھ برپا ہوئی قیامت میں وہ اس بات سے بھی لاعلم رہ گیا تھا کہ کوئی اور وُجود بھی تھا جس پر قیامت قہر سے بھی بدتر شکل میں اتری تھی۔۔جو سب برباد کر گیا تھا۔۔ پر خیر۔۔اِس سب سے ابھی بھی لاعلم رہنے والی نیمل کے کانوں میں ابھی بھی صرف وہی جملہ گردش کر رہا تھا۔۔

"سنیہا۔۔ادا صعم بھائی کی محبّت۔۔"

پھر اُس کے ہونٹوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔

"Rühum"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منہل کے مخاطب کرنے پر وہ ہوش کی دُنیا میں واپس لوٹی۔وہ اُس کی طرف کچھ بڑھا رہی تھی۔۔ایک خاکی کاغذ میں لپٹی شے۔۔"ایک ڈائری"۔۔وہ کچھ اور بھی کہہ رہی تھی۔۔مگر اُس کا دماغ تو جیسے کچھ سمجھنے سے انکاری ہو گیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ کیوں اپنے ساتھ اتنا برا ہونے کے باوجود بھی وہ تمہاری ہمدرد کیوں بنی ہوئی ہے؟۔۔کیوں تمھاری مددگار بنی ہے؟۔۔کیوں اُس خاندان کی فرد پر اتنی عنایت کر رہی ہے جس نے اُس کا سب کچھ برباد کے ڈالا؟"دبے دبے سے غصے میں بولتی اپنے الفاظ سے اُسے چونکا گئی۔۔کیا برا کیا تھا اُس کے خاندان نے۔۔کیا ہو چکا تھا اُس کے پیٹھ پیچھے؟وہ سب کچھ سمجھنے سمجھنے سے قاصر تھی۔

"پر خیر!!اُس نے مجھے ایک امانت دی تھی۔"آنکھوں سے میز کے وسط میں رکھی ڈائری کی طرف اشارہ کیا گیا۔نیمل کانپتے ہاتھوں سے ڈائری کو تھام گئی۔۔یہ کیسی امانت تھی۔۔؟ وہ پہچان چکی تھی۔۔وہ اُس کے بھائی کی ڈائری تھی۔۔کیسے بھلا سکتی تھی وہ اُس سے وابستہ کسی بھی چیز کو۔۔نیمل جعفری مر نا جاتی!

مگر اب وہ حیران نہیں ہوئی تھی۔۔اب اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اُس کو کچھ بھی حیران نہیں کر سکتا۔وہ اُس کے پاس کیا کر رہی تھی؟۔۔سنیہا کے پاس کیسے؟۔۔ڈائری کو مضبوطی سے تھامتی وہ کھولنے لگی۔۔اُس کے ہاتھ یک دم سے مزید کپکپاہٹ کا شکار ہو گئے۔اُسے اس وقت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہلکی سے ڈائری بہت وزنی لگنے لگی۔۔شاید "یادوں کا بوجھ واقعی بہت وزنی ہوتا ہے۔۔انسان چاہ کر بھی ناہٹانے کے قابل رہتا ہے اور نہ اٹھانے کے۔"آخر کار ہار مانتے وہ رُک گئی۔ڈائری کو کھولنے کی کوشش اور جدوجہد ترک کر دی گئی تھی۔وہ مان چُکی تھی کہ اُس میں ابھی کھولنے کی ہمت نہیں ہے۔ورنہ وہ لڑکی جو دوسروں کو تگنی کا ناچ نچاتی تھی۔۔وہ یقیناً رو پڑتی۔اور زار و قطار رو پڑتی۔۔مگر ابھی اُسے مضبوط بنانا تھا۔سچ تلاش کرنا تھا ابھی نیمل کو۔۔

منہل اُس پر نظریں جمائے باریکی سے اُس کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جب فون کی چنگارتی آواز نے دونوں کا ارتکاز توڑا۔وہ دونوں فون کی جانب متوجہ ہوئی۔

منہل سنجیدگی سے فون کان سے لگا گئی۔۔اگلے ہی لمحے اُس کے تاثرات فکر اور خوف میں بدلے۔۔بنا اک پل کا ضیاء کیے وہ اپنا بیگ اٹھاتی اندھا دھند باہر کو بھاگی۔نیمل اُسے خاموشی سے جاتا دیکھنے لگی۔اُس میں اتنی بھی ہمت نہیں رہی تھی کہ وہ اُس کے پیچھے جا سکتی۔

واپس سے اپنی نظریں اپنے ہاتھ میں موجود ڈائری پر ٹکا گئی۔لمحے گزرنے لگے۔۔

ایک۔۔دو۔۔تین۔۔چار۔۔اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کئی لمحے گزر گئے۔۔ہوائوں کے زور سے ہلتے مخملی پردے مزید ہلنے لگے۔۔پھر وہ اُسی خاموشی سے اٹھی اپنے ہینڈ بیگ اور ڈائری کو مضبوطی سے تھامتی کہ اُس کی پتلی مخملی انگلیاں سُرخ پڑنے لگی۔۔ہیل کی ٹک ٹک پیدا کرتی وہ باہر کی جانب اپنی گاڑی کی جانب بڑھی۔۔گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ رکی۔۔آسمان پر کالے بادل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنا سایہ کے چُکے تھے۔۔ تیز تیز ہوائیں اپنی جگہ تھام چکی تھی۔۔یقیناً کچھ ہی دیر میں برسات اپنی پوری آب وتاب سے شروع ہونے والی تھی۔پھر تیزی سے گاڑی کے اندر بیٹھتی وہ زن سے سیاہ محل کی طرف موڑ گئی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کیا ہوا تھا اماں بی کو؟ وہ ٹھیک تو ہے؟ کیا زیادہ طبیعت خراب ہو گئی تھی اُن کی؟ دھڑام کی آواز سے دروازے کو کھولتی وہ اندر داخل ہوئی۔اندر بیٹھی صابرا اُس کے درپے در آتے سوالوں پر گڑبڑا گئی۔اماں بی کا معائینہ کرتی ڈاکٹر بھی یک دم سے ڈر گئی۔

"اُن کی طبیعت کیسے بگڑی۔۔کوئی بتائیے گا مجھے؟" گہرے گہرے سانس لیتی وہ غصے سے صابرا کی طرف دیکھنے لگی۔

"اس بچاری کو کچھ بولنے دو گی تو وہ بولے گی نا"۔اماں بی اپنی مسکراہٹ دباتی گویا ہوئی۔وہ پہلے سے بہت کمزور ہو گئی تھی۔۔رنگت مزید زرد ہوتی ان کہ چہرہ مرجھا گئی تھی۔

"ارے اماں بی۔۔" اں کی آواز سنتے ہی دونوں ہاتھوں کو کھولے وہ ان کے گرد اپنا حصار باندھ گئی۔

"جی۔۔میرا بچہ" وہ ہاتھ کی پُشت سے اُس کا گال نرمی سے سہلانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی؟۔۔میں کتنا ڈر گئی تھی جب مجھے صابرا کی کال آئی۔"اس سے"
پہلے وہ کوئی جواب دیتی منہل ان کے بولنے سے پہلے ہی صابرا پر چڑ دوڑی۔
اور تمہیں میں میں کس لیے رکھا ہے؟۔۔اماں بی کا خیال نہیں رکھ سکتی؟۔۔تمھارے ہوتے"
ہوئے ان کی طبیعت کیسے بگڑی؟ایک کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا تم سے۔۔"وہ مسلسل کسی کو
بولنے کا موقع دیے بغیر اُسے ڈانٹتی جا رہی تھی۔جب کہ صابرا بچاری"باجی۔۔جی
۔۔نہیں"ممناتی رہ گئی۔ڈاکٹر پر نظر پڑتے وہ مزید بھڑکی جو حیرت سے منہ کھولے اُسے ہی دیکھ
رہی تھی۔اماں بھی مسکراہٹ دبا گئی۔۔وہ جانتی تھی منہل اپنے رشتوں کو لیے کرا تنی جنونی
ہے کہ کسی کو بولنے کا موقع تک نہیں دیتی۔صابرا بیچارہ سامنہ لے کر اب اماں بی کو دیکھنے لگی۔
اُن کو کیا دیکھ رہی ہو ادھر میری طرف دیکھو۔۔"اُس کے آگے چٹکی بجاتی مزید غصے سے"
بولنے لگی۔ایک تو نیمل کی لاعلمی پر وہ تپی پڑی تھی۔۔پھر اماں بی کی طبیعت کا سن کر صابرا پر
غصہ مزید بڑھ گیا۔۔اور اُوپر سے تضاد اُس لیڈی ڈاکٹر کی موجودگی سے گویا اس کے دل میں لاوا
سا پھٹ پڑا۔۔کیا وہ کبھی بھول سکتی تھی کہ پچھلی بار ہسپتال میں کیسے وہ ندیدو کی طرح اُس کے
شوہر پر نظریں جمائے ہوئے تھی؟ہاں ٹھیک ہے!وہ اپنے شوہر کو ہٹلر سمجھتی ہے مگر ہے تو اس کا
شوہر ہی نا۔۔یہ بھی ٹھیک ہے کہ وہ ہمیشہ اُس کو جلانے کے لئے اپنے نام کے ساتھ اُس کا نام
جان بوجھ کر ہٹاتی ہے کیوں کہ اُسے اچھا لگتا ہے جب وہ زبردستی ہی سہی مگر اُس کے نام کو اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نام کے ساتھ جوڑتا ہے۔۔ نفرت میں ہی سہی مگر نام ہٹانے نہیں دیتا۔۔اُس کا تپا تپا سا چہرہ تو منہل کا پسندیدہ نظارہ ہے۔ہاں ! مگر اب اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ وہ اس کے شوہر پر ندیدو کی طرح نظر رکھے۔وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔

اماں بی اُس کی پھولی سانسوں کو دیکھتی صابرا کو پانی کا گلاس پکڑانے کا اشارہ کر گئی۔وہ مرے مرے قدموں سے بڑبڑاتی پانی کا گلاس پکڑا گئی۔ایک لمحے کا توقف لیتی منہل گٹاگٹ سارا پانی پی گئی۔اس سے پہلے وہ دوبارہ سے مزید بچاری کو ڈانٹ لگاتی التمش کو دروازہ دھکیل کر اندر آتا دیکھ اپنے فراٹے بھرتی زبان کو فوراً بریک لگا گئی۔وہی دوسری طرف التمش اُس کو ایک نظر اماں بی کے ساتھ چپک کر بیٹھا دیکھ تاسف سے نفی میں سر ہلا گیا۔۔

منہل اُسے نظر انداز کرتی رُخ دوسری طرف موڑ گئی مگر وہاں اُس ڈاکٹر کو اپنے شوہر کی طرف دیکھتا پا کر خونخار نظروں سے دیکھنے لگی۔منہ کے زاویے بگاڑتی اماں بی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"اب کسی طبیعت ہے اماں بی کی؟" التمش کے ڈائریکٹ ڈاکٹر سے سوال کرنے پر اپنی مٹھیاں بھینچ گئی۔

"اب بہت بہتر ہے۔پریشانی کی کوئی بات نہیں۔" کلس کر جواب دیتی ڈاکٹر کو گھورنے لگی جو کیسے اس کے شوہر کے مخاطب کرنے پر کھل اٹھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

التمش ایک آنکھ کی آبرو اٹھاتا اُس کو دیکھنے لگا جو نا جانے کیوں منہ کے عجیب عجیب سے زاویے بنا کر گھورنے میں مصروف تھی۔ایسے کرتے اس کی آنکھ میں موجود تل پوری آب وتاب سے چمکا جب ڈاکٹر محو ہو کر دیکھتی سرد آہ بھر گئی۔

سر مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے ان کی کنڈیشن کے بارے میں "اپنا بیگ اٹھاتی وہ ڈاکٹر چور" نگاہوں سے منہل کو دیکھنے لگی جو پتہ نہیں کیوں ایسے دیکھ رہی تھی جیسے ابھی کچا چبا جائے گی۔

تو کرے بات آپ کو کس نے روکا ہے۔۔ہم سن رہے ہیں۔"التمش کے بولنے سے پہلے ہی وہ" فوراً بول اٹھی۔اُس کی جلد بازی پر وہ مزید نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگا۔

جی۔۔مگر۔۔وہ۔۔مجھے اکیلے میں سر سے بات کرنی ہے۔۔پیشنٹ کے متعلق۔۔ان کے " سامنے مناسب نہیں۔"گڑبڑا کر کہتی وہ التمش پر نظریں ٹکا گئی۔اچانک منہل بیڈ سے اٹھتی التمش کے پاس کھڑی ہو گئی۔اُس کے بازو میں بہت استحاق سے ہاتھ رکھتی اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو گھورنے لگی جو سلگتی آنکھوں سے اُس کے بازو کو دیکھنے لگی۔انداز سراسر جتانے والا تھا۔

وہ اصل میں کیا ہے نا۔۔میرے شوہر ہے نا وہ نامحرم عورتوں سے بات کرنا پسند نہیں" کرتے۔۔ان سے ذرا دور دور رہنا پسند کرتے ہیں۔تو اگر آپ کو اکیلے میں ان سے بات کرنی ہے تو ایسا تو ہر گز نہیں ہو سکتا۔۔آپ مجھے بتا دے جو بتانا ہے۔"آنکھیں تپٹپاتے وہ التمش کے مزید

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قریب ہوئی جو حیرانگی سے اُس کی حرکت ملاحضہ کر رہا تھا۔ہاے!!!کیا معصوم انداز ہوتا تھا منہل میڈم کا۔۔مقابل کو عش عش کرنے پر مجبور کر دیتی تھی۔

اگلے ہی لمحے وہ موقع دیے بغیر ڈاکٹر کی کو کہنی سے تھامتی باہر صحن کی جانب بڑھ گئی۔ان کے جاتے ہی صابر اکا بلند قہقہ گونجا جسے کب سے کو بچاری ضبط کیے بیٹھی تھی مگر التمش کی زبردست گھوری نے اس کی ہنسی کو بریک لگی۔التمش اُسے گھورتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔مگر پھر کچھ غیر معمولی سا ہُوا۔جو اتنے سالوں میں بہت کم ہی ہوا تھا۔۔

"ہاں!""التمش انصاری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

واللہ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ۔۔کیا بلا کا خوبصورت معجزہ ہوا تھا۔

سر آپ سے ملنے کوئی لڑکی آئی ہے۔"ریسیپشن گرل نے دوسری طرف سے فون اٹھانے پر" جلدی سے اطلاع دی۔جیسے اُس کے بوس کو ذرا سی دیری بھی بالکل پسند نا ہو۔

دوسری جانب سے کچھ کہا جا رہا تھا۔۔کچھ ہدایت دی جا رہی تھی۔۔اور وہ سر ہلاتی جلدی سے ہاتھ میں پکڑی نوٹ پر کچھ درج کرنے لگی۔

سرمئی چادر میں چھپی وہ سرمئی تیر چھبی آنکھیں۔۔خود میں ناگواری لیے اپنے اعتراف کا جائزہ لینے میں مشغول تھی۔۔اتنی بڑی عمارت۔۔اتنا اعلیٰ اسٹرکچر۔۔۔قیمتی پتھر سے بنائی گئی چار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیواری۔۔ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیزیں اپنی قیمت آپ بتا رہی تھی۔۔ڈائریکٹر سے مینیجر اور عام ایمپلوئے سے لے کر صفائی کرنے والے ورکر تک نفیس سا لباس پہنے ہوئے تھے۔بلاشبہ انصاری کنسٹرکشن کی یہ بلند و بالا عمارات بہت ستائش کے قابل تھی۔دنیا کی سب سے بڑی کمپنیوں میں شُمار ایسا ہی تو نہیں ہوتا تھا۔۔مگر نا جانے کیوں سرمئی آنکھوں میں ستائش کے بجائے ناگواری سی تھی۔

ریسیپشسٹ کے بلانے پر گردن سیدھی کیے وہ اُسے دیکھنے لگی جو آب ہاتھ کے اشارے سے اُسے اندر جانے کا راستہ بتانے لگی۔۔

فلور پر جا کر دائیں طرف سر کا آفس ہے۔۔وہ اندر ہی th یہاں سے سیدھا جا کر لفٹ سے 9" آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"پروفیشنل مسکراہٹ لیے وہ بتاتی دوبارہ سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔یقیناً اُسے اس کے باس سے مزید ہدایات ملی تھی۔

سر کو ہلکا سا خم کرتے وہ لڑکی اُس کے بتائے گئے راستے کی طرف بڑھتی گئی۔۔اپنے مطلوبہ فلور پر پہنچ کر دائیں طرف بڑھی۔۔آفس کے سامنے ہی ایک لڑکی موزب انداز میں ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔۔حلیے سے وہ سیکرٹری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔اُسے سامنے سے آتا دیکھ پہلے کچھ حیران ہوئی پھر وہ تاثرات ناگواری میں بدلے۔۔یقیناً وہ اپنے بوس کے آفس میں کوئی اسٹائلش سے شاندار سی لڑکی کے آنے کا سوچ رہی تھی نا کہ چادر میں لپٹی کسی لڑکی کے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زبردستی چہرے پر مُسکراہٹ سجائے اپنے پیچھے آنے کا کہتی وہ آفس کا دروازہ دکھیل گئی۔وہ اُس کے پیچھے ہی بڑھتی اندر داخل ہوئی۔اُسے وہاں چھوڑ کر سیکرٹری باہر چلی گئی۔

سرمئی آنکھوں نے اپنے سامنے نظریں دوڑائی۔وہ سامنے ہی کھڑا تھا۔بلیو تھری پیس میں ملبوس ہمیشہ کی طرح آستین کہنیوں تک فولڈ کیے جِس میں اُس کی نیلی رگیں نمایاہو رہی تھی۔۔کوٹ کو رولنگ چیئر پر لٹکائے۔۔اس کی طرف سے رخ موڑے گلاس وال سے باہر کا منظر دیکھنے میں محو تھا۔۔اُس کے آواز دینے پر وہ مڑا۔۔

گہری نیلی آنکھیں۔۔تیرچھی سرمئی آنکھوں سے ٹکرائیں۔۔

دونوں میں عجیب سی چمک ابھری۔

حفظہ یمان "سر کو خم دیتا ہلکا سا مسکرایا۔۔"

حدیم انصاری "جواب میں وہ بھی سر کو خم دیتے مسکرائی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منہل ٹھیک ٹھاک اُس ندیدی ڈاکٹر کو زچ کرتی ہاتھ جھار رہی تھی جیسے بہت ہی کوئی عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہو۔قدم اٹھاتی اب وہ اماں بی سے ملنے کی غرض ان کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔اندر التمش کو بیٹھا دیکھ کر اُس کا چہرہ یک دم سے سُرخ ہوا۔۔ہاں بھئی کیا ضرورت تھی ہیروئن بننے کی۔۔میرا شوہر۔۔اُسے اپنے الفاظ یاد آئے۔۔اللہ! کیسے بے اختیار ہو گئی وہ۔۔منہل کا بس چلتا تو کسی دیوار میں جا کر اپنا سر پھاڑ لیتی۔پر کیا کرے جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ اپنی خفت مٹانے کے لیے زبردستی مسکراتی اپنا بیگ اٹھانے لگی۔پھر اماں بی سے ملتی باہر کی جانب بڑھنے لگی۔۔وہ جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔التمش جو کب سے اُس کی حرکات کا جائزہ لے رہا تھا اُسے باہر کی جانب بڑھتا دیکھ فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔اماں بی سے ملتا تیزی سے اُس کے پیچھے لپکا۔۔پیچھے اماں بی خوشگواری سے مسکرائی۔۔ان کی دعائیں جیسے رنگ لا گئی تھی۔۔مگر وہ کیا جانے۔۔رنگوں کو ملتے دیر ہی کتنی لگتی ہے۔۔ان کی خوشیوں کے رنگوں میں کہیں سیاہ رنگ نا مل جائے۔

منہل جو تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی پیچھے سے آنے والی اپنے نام کی پُکار پر دھڑکتے دل کے ساتھ رُک گئی۔

کیا کبھی وہ اُسے بتا پائے گی کہ اُس کے منہ سے اپنا نام سننا منہل التمش انصاری کی دھڑکنوں کا کیا حال کر دیتا ہے۔؟شاید ہاں یا شاید۔۔۔ناں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی میں بیٹھو۔۔ بارش ہونے والی ہے۔۔ میں خود چھوڑو گا تمہیں۔"اُسے حکم دیتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا جو اُس کی گاڑی کے نزدیک ہی کھڑی تھی۔

اس کے حکم دینے کے انداز پر منہل فوراً سے اپنے خیالوں سے نکلی۔۔ وہ اُس شخص کو بتائے گی۔۔ کیا واقعی ؟؟؟۔اور ہمیشہ کی طرح منہل کے منہ سے اُس کے لیے ایک ہی لفظ نکلا۔ ہٹلر۔۔ ہو نہہ۔"دانت پیستے وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔ایک نظر التمش پر ڈالتی ٹھپ" سے دروازہ بند کر گئی۔وہ سنجیدگی سے ایک نظر ڈالتا گاڑی اُس کے فلیٹ کی طرف روانہ کر گیا۔ باہر ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔آسمان مزید نکھرتا شروع ہو چُکا تھا۔دس منٹ کی مسلسل مسافت کے بعد گاڑی رکی۔۔ منہل جلدی سے اپنے بیگ کو سر پر رکھتی بلڈنگ کی جانب بڑھی ۔التمش نفی میں سر ہلاتا گاڑی کی فرنٹ سیٹ کے پاس پڑے چھاتے کو کھولتا باہر نکلا۔۔ تیز تیز قدم اٹھاتا اُس کے پاس پہنچا جو تقریباً مکمل بھیگنے کو تیار تھی۔انسان تھوڑا صبر ہی کر لے۔۔ مگر منہل میڈم۔۔ معجزہ ہی نا ہو جائے۔

رکو"اونچے لہجے میں آواز لگاتا وہ ایک ہی جست میں اُس تک پہنچا۔منہل پیچھے مڑتی سوالیہ" نظروں سے دیکھنے لگی۔ بارش اپنا زور پکڑنے کو بے تاب تھی۔۔ زمین پر گرتی عجب سا منظر پیش کر رہی تھی۔۔ مٹی کی بھینی بھینی خوش بو ہر سو پھیلی بہت بھلی بھلی سے معلوم ہو رہی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

التمش اُس تک پہنچا۔نرمی سے اُس پر چھاتا کر گیا۔آنکھوں سے اُسے پکڑنے کا اِشارہ کیا۔یہ کرتے وہ خود مکمل طور پر بھیگ چکا تھا۔مگر وہاں پرواہ کسے تھی؟منہل اُسے دیکھتی سٹل سی ہو گئی۔میکانکی انداز میں چھاتے کو پکڑنے لگی۔ایسا کرتے اس کے نرم ہاتھ سرد ہاتھوں سے ٹکرئے ۔وہ کرنٹ کھا کر ہوش میں آئی۔اُسے چھاتے کو پکڑتے دیکھ اپنے دونوں ہاتھوں کو سر پر رکھتے وہ جانے کو پلٹا۔دو قدم آگے چلا ہی تھا جب پیچھے سے آنے والی تیز آواز نے اُس کے قدم روکے۔۔

"کیا کسی نے آپ کو یہ بتایا نہیں کہ آپ کتنے ظالم ہے؟" بارش کی تیز آواز ماحول میں گھلنے لگی۔تیز آواز کے باعث وہ بہت اونچے لہجے میں سوال کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔وہ کیا ہے نا۔۔تمہارا شوہر نامحرموں سے بات کرنا پسند نہیں کرتا۔۔ان کے علاوہ کسی میں ہمت نہیں وہ تمھارے شوہر کو کچھ کہہ سکے۔"

رخ کو بغیر موڑے وہ اونچے لہجے میں بولتا اپنی گاڑی میں بیٹھا۔۔بیک مرر سے اُس کے مجسمہ بنے وُجود کو دیکھتے کھل کر ہنسا۔گاڑی کو موڑتا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

پیچھے وہ اُس کے جواب پر سکتے میں کھڑی اپنے کانوں کے صحیح ہونے پر شک کرنے لگی۔۔

کیا واقعی اُس نے یہ کہا؟۔۔اُس کے جواب میں صرف دو ہی لفظ اُس کی سوچ کو مکمل طور پر جکڑ چکے تھے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارا۔۔شوہر"

اس کے دل کے حال سے بلکل بے خبر پانی کی بوندیں ٹپ ٹپ گرتی جا رہی تھی۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جہاں کہیں فضا میں محبتوں کی کھلکھلاہٹوں کے گونجنے امکان تھے وہی دوسری طرح وحشتوں سے بنی دُنیا وجود میں آنے کو بے تاب تھی۔اُس کی چال ابھی ابھی ایک ملکہ کی طرح تھی۔۔جو کندھوں پر بھاری بوجھ اٹھا کر بھی سر اٹھا کر چلنا جانتی ہو۔سیاہ لباس پوری طرح بھیگ چکا تھا جس پر براؤن رنگ کی سادہ سے شال لیے وہ خود کو اچھی طرح سے ڈھانپ گئی تھی۔یقیناً وہ شال اُس کی گاڑی میں ہو گی۔سیاہ بال اچھی طرح سے بھیگ کر چہرے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے جنہیں درست کرنے کی زحمت تک نہیں کی گئی تھی۔آنکھیں شدت سے سرخ پر رہی تھی۔بالوں سے پانی نکلتا شال کو بھگونے کو بھی بے تاب تھا۔وہ ملکہ کی طرح سر اٹھائے محل میں داخل ہوئی۔ہاتھ میں ڈائری ابھی بھی مضبوطی سے تھام رکھی تھی۔اُس کے اوپر بارش سے بچنے کے لیے پلاسٹک سا چڑھایا ہُوا تھا۔راہداری سے ہوتی ہوئی وہ لاؤنج میں پہنچی۔اس سے پہلے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتی پیچھے سے ملازمہ کے آواز دینے پر رکی۔پیچھے مڑ کر سوالیہ نظروں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے ملازمہ کو دیکھا۔ جعفری صاحب اُسے اسٹڈی روم میں بلا رہے تھے۔ وہ انہی کا پیغام پہنچانے کے لیے نیمل کو آواز دے رہی تھی۔

گہری سانس لیتے وہ وہ اپنے قدم اسٹڈی کی جانب بڑھا گئی۔ حلیے کو درست کرنے کی زحمت ابھی بھی نہیں کی گئی تھی۔ ناوہ کرنا چاہتی تھی۔۔ نیمل ایسی ہی تھی۔۔ دوسروں کے سامنے اپنی رائے پیش کرنا اچھے سے جانتی تھی۔ اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لوگ اُس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں, کیا کہتے ہیں۔۔ وہ ہمیشہ وہ کرتی تھی جس میں اسے بہتری لگتی یا جس میں وہ آرام دہ ہوتی۔

دروازہ نوک کر کے وہ اندر داخل ہوئی۔ لمحے بھر کو اُس کے قدم ٹھہرے۔ سامنے وہی پوٹریٹ لگا تھا۔ "سیاہ گیدڑ کا پوٹریٹ"۔

نیمل کو ہمیشہ کی طرح آج بھی اُسے دیکھتے وحشت سی ہوئی تھی۔ ہمیشہ یہ پوٹریٹ اُس کی توجہ کھینچنے میں مکمل طور پر کامیاب ہوتا تھا۔ اُسے کبھی اس کا مقصد سمجھ نہیں آیا۔۔ کیوں تھا وہ؟ اگر تھا بھی۔۔ تو گیدڑ ہی کیوں؟۔۔ اور اگر گیدڑ ہی تو "سیاہ" کیوں؟۔ پر خیر شاید اُسے اس کا جواب بھی جلد ہی مل جاتا۔۔ کون جانے!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیڈ"۔نیمل نے ان کو اپنی طرف متوجہ کیا جو کسی سے فون پر گفتگو میں مصروف تھے۔۔اُس" کے بلانے پر کو ہاتھ کا اشارہ کرتے سامنے پڑی کُرسی پر بیٹھنے کا کہنے لگے۔وہ خاموشی سے چال چلتی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گئی۔جعفری صاحب فون کاٹتے میز پر رکھتے اُس کی جانب متوجہ ہوئے۔

میں چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے اسلم پاشا کے خلاف کیس تم لڑو۔"انگلیوں کو باہم" پھنسائے وہ گویا ہوئے۔

اور آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں؟"سیدھی ہو کر بیٹھتی وہ قدرے آگے کو جُھکی۔"

جعفری صاحب ایک لمحے کو رُکے۔۔اُنھیں لگا تھا وہ غصہ کرے گی۔۔انکار کرے گی مگر وہ تو بہت پر سکون ہو کر ان سے سوال کر رہی تھی۔

کیوں کہ تم پاکستان کی بہترین وکیل ہو۔۔اور ہمیشہ جو کیس تم نے ہینڈل کیا ہے تم نے اپنی" جیت یقینی بنائی ہے۔اور مجھے یہ کیس ہر حال میں جیتنا ہے۔"کُرسی کی پُشت سے ٹیک لگاتے وہ بھی پر سکون ہوئے۔نیمل اُن کی بات پر مسکرائی۔پُراسرار سے مسکراہٹ تھی اُس کی۔آنکھوں میں یک دم سے چمک ابھری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں ہمیشہ وہ کیس لیتی ہوں جس سے مجھے فائدہ ہو۔اوہ کم ان ڈیڈ۔۔آپ مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہیں؟"اب کی بار وہ اپنی جگہ سے اٹھتی۔۔میز کے اعتراف میں دونوں ہاتھ ٹکاتی گویا ہوئی۔ڈائری ابھی بھی ہاتھ میں تھامے ہوئے تھی۔

نیمل کی بات پر اُن کے چہرے پر یک دم سے چمک آئی۔۔کچھ فتح کر لینے کی چمک۔یقیناً ان کی بات کی ہامی بھرنے والی تھی۔۔وہ کچھ سوچنے لگے۔۔کیا دے سکتے تھے وہ؟ پھر یک دم وہ ٹھہرے۔۔یقیناً وہ جو دینے والے تھے مقابل اُس سے کبھی انکار نا کرتی۔

اذلان۔۔۔اذلان شاہ میر دوں گا میں تمہیں۔"چہرے پر شیطانی چمک واضح ہوئی۔"

نیمل چند لمحے سکتے کی حالات میں کھڑی رہی۔جواب انتہائی غیر متوقع تھا۔بالکل سوچ سے پڑے۔۔وہ کیسے جانتے تھے اُس نے نہیں پوچھا۔۔کوکب سے جانتے تھے۔۔اُس نے نہیں پوچھا۔۔وہ کیا کیا جانتے تھے۔۔اُس نے یہ تک بھی نہیں پوچھا۔پوچھا تو بس اتنا۔۔

"کورٹ کی ڈیٹ کیا ہے؟"

آج سے پورے ایک ہفتے بعد۔۔"پھرتی سے جواب آیا۔"

اِک لمحے کے وقفے کے بعد وہ سیدھی کھڑی ہوئی۔جانے کو پلٹی۔دو قدم چلتی وہ پھر سے رکی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیاہ گیدڑ ہی کیوں ڈیڈ؟" نظریں ایک بار پھر سامنے دیوار پر لگے پوٹریٹ پر تھی۔بہت غیر " متوقع سوال کیا۔جانے کیوں مگر وہ اس بار خود کو روک نا پائی۔۔اُسے جاننا تھا۔۔سیاہ گیدڑ ہی کیوں؟؟

جعفری صاحب جو فون اٹھا کر کسی کا نمبر ملا رہے تھے۔۔ ٹھٹھک کر رُک گئے۔۔ نظریں نیمل سے ہوتی دیوار کی جانب بڑھی۔

اب وہ فون ایک طرف رکھتے تھوڑی پر دونوں ہاتھوں کی پُشت جمائے پوٹریٹ کو پوری محویت سے تکنے لگے۔پھر وہ بولے تو ان کے لہجے میں تمسخر سا در آیا۔

کوئی تھا۔۔جس کو سیاہ گیدڑ بہت پر کشش لگتے تھے۔"مسکراہٹ لیے وہ گھمبیر آواز میں " بولے۔

دستبرداری"نیمل نے کچھ اچھنبے سے اُنھیں مڑ کر دیکھا۔"

اُنہہ۔۔"موت"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نفی میں سر ہلا کر اب کی بار اشتیاق سے دیکھنے لگے۔اُن کی آنکھوں میں عجیب سا کچھ چمکا۔۔کچھ گہرا سا۔۔جو اُس سیاہ محل سے زیادہ سیاہ تھا۔کچھ وحشت ناک۔

نیمل تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔کچھ غلط تھا۔۔کچھ تو غلط تھا۔اُسے سمجھ نا آیا کہ اچانک اُسے کیا ہوا۔۔دماغ میں صرف ایک ہی لفظ بازگشت کرنے لگا۔

"موت"

اچانک اُس کی سانسیں گہری ہونے لگی۔۔بار بار لڑکھڑاتے خود کو گرنے سے بچایا۔رفتار میں مزید تیزی لیے وہ کمرے میں داخل ہوئی۔جلدی سے دروازہ لوک کرتی وہ بیڈ کی جانب بڑھی۔بیڈ پر بیٹھنے کی بجائے نیچے بچھائے گیے نرم گرم قالین پر بیٹھتی وہ پایندی کے ساتھ ٹیک لگا گئی۔کانپتے ہاتھوں سے خود کے گرد لپٹی شال کو ایک جھٹکے سے علیحدہ کرتی پاس ہی فرش پر پھینک گئی۔جلدی سے کندھے سے لٹکا بیگ اتارتی وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ڈائری کو تکنے لگی۔ذہن میں ابھی بھی ایک ہی لفظ گونج رہا تھا۔

"موت"

"موت"

"موت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی بصارت دھندلی پڑنے لگی۔۔ہاں !آنسوں کی وجہ سے۔۔نیمل جعفری کی آنکھوں سے یک دم آنسوں سے ابھرنے لگے۔وہ لڑکی جو اپنے بھائی کی موت پر بھی نا روئی تھی نا جانے ابھی کیوں رونے لگی۔۔شاید اذیت کم ہونے لگی تھی۔۔

ہاں ! یقیناً۔۔اُس کی آنکھیں اب خشک نہیں رہیں تھی۔

اذیتوں کی انتہا تو خشک آنکھیں ہوتی ہے نا۔۔مگر اب آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔وہ خُشک نہیں رہی تھی۔

کانپتے ہاتھوں سے وہ ڈائری کھولنے لگی۔۔اُس میں اب ہمت آنے لگی تھی۔اپنے بھائی کو وہ کیسے کھو سکتی تھی؟۔۔اُس کی موت نہیں ہوئی تھی۔۔وہ زندہ تھا۔۔اگر نیمل زندہ تھی تو وہ کیسے مر سکتا تھا۔

اب کی بار دونوں آستینیں بارش کی وجہ سے نہیں بل کہ آنسوں کی وجہ سے بھیگ رہی تھی۔۔بار بار وہ اپنی گیلی آنکھیں آنکھیں ان سے پونچتی اپنی بصارت صاف کرنے لگتی۔

ڈائری کھل چُکی تھی۔تلاش کی راہوں پر اُس کا پہلا قدم رکھا جا چکا تھا۔

کانپتے ہاتھوں سے اُس نے پہلا صحفہ الٹایا جس پر بہت شوق سے لکھنے والے نے اپنا نام درج کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ادا صعم جعفری"

نام پر نرمی سے ہاتھ پھیرتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔وہ کبھی اُسے نہیں بھولا سکتی تھی۔جن کا آپ کی زندگی میں سب سے اہم کردار رہا ہو ان کی یادوں کو بھلانا کہا آسان ہوتا ہے۔؟

آہستہ آہستہ رات بھیگتی جا رہی تھی۔۔بارش رکنے کی بجائے اپنا زور پکڑتی جا رہی تھی۔۔گھڑی کی سوئیوں کی طرح صفحے بھی آگے کی طرف پلٹتے جا رہے تھے۔ہر صفحے کو پڑھتے اس کی آنکھیں مزید بھیگتی جا رہی تھی۔۔کہی اُس کے ساتھ بیتائے گئے لمحوں کا ذکر تھا تو کہی اُس پر گزری ناانصافیوں کا۔۔

نیمل کو آج ادراک ہُوا تھا کہ وہ تو اس ادا صعم کو جانتی ہی نہیں ہے۔۔وہ تو ہمیشہ دوسروں کو ہنساتا ۔۔دوسروں کی پرواہ کرتا۔۔ہمیشہ مسکراتا رہتا۔اُس کے بیرون ملک میں سات سال رہنے کے دوران کبھی اپنی پریشانیوں کا ذکر ہی نہیں کیا۔کبھی اپنی تکلیف بتانا گوارا ہی نہیں کیا۔۔اتنا ظلم۔۔ڈائری لکھنے والا ادا صعم تو کوئی اور ہی تھا۔۔ٹوٹا ہوا۔۔بکھرا ہُوا۔۔چوڑ چوڑ ہُوا۔۔مگر ایک بات جو اُس نے آخری صفحے تک پہنچنے سے پہلے تک بہت شدت سے محسوس کی تھی کہ ان کا کہی ذکر کیوں نا Rühum تمام صفحوں میں کہیں بھی سنیہا کا ذکر نہیں تھا۔۔اُس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا؟۔۔آخری صفحے سے پہلے کچھ صفحے غائب تھے۔۔جیسے کسی نے جان بوجھ کر پھاڑے ہو۔ایسا کیا تھاان صفحوں میں جواُن کو پھاڑنے کی نوبت آئی۔۔کہی سنیہا کے بارے میں۔۔؟

نیمل اپنے گیلے رخسار کو بے دردی سے صاف کرتی آخری صفحہ بھی پلٹا گئی۔اوراسی لمحے۔۔اُس خوبصورتی سے سجے عالیشان کمرے میں۔۔باہر ہوائوں اور پانی کے قطروں کے سنگم کے دوران ۔۔تلاش کی راہوں میں چلتے نیمل کے پاؤں۔۔۔لڑکھڑا گئے تھے۔۔وہ منہ کے بل گری تھی اُس ویران سڑک پر۔۔

میں نے کہا تھانا تلاش کی راہیں اتنی آسان نہیں ہوتی۔۔ہر طرف کانٹے ہی کانٹے۔۔اپنے جوابات پانے کے لئے اُن کانٹوں پر چلنا پڑتا ہے اور وہ بھی ننگے پاؤں۔۔بہت سی چیزوں کا ٹکرانا ابھی باقی تھا۔۔

محبت تو نیمل کے ساتھ ٹکرا گئی تھی۔۔اوراب جواُس کے ساتھ ٹکرانے والا تھا وہ تھے رشتے۔۔

"نیمل جعفری کے اپنے رشتے۔"

ڈائری کے آخری صفحے کو پڑھتے یک دم دوبارہ سے اُس کی آنکھیں خُشک ہوئی تھی۔

اُسے لگا کہ اذیتیں ختم ہونے لگی تھی۔۔آنکھیں جو گیلے ہو گئی تھی۔مگر کیا میں نے نہیں کہا؟؟

"اذیتیں کبھی ختم نہیں ہوتی۔۔اُن سے نجات کے لیے مرنا لازم ہوتا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آخری صفحے پر لکھی اس سطر نے جیسے نیمل کو ایک جال میں دھکیل دیا تھا۔۔الجھنوں سے بھرے ایک جال میں۔

وہ اس لیے نہیں مرا کہ اس کی پیٹھ میں چھرا گھونپا گیا تھا۔۔"

"بل کہ اس لیے مرا۔۔کیوں کہ وہ مڑ کر قاتِل محبوب کو پہچان گیا تھا۔

کپکپاتے ہونٹوں سے اُس نے لال رنگ سے لکھی گئی اُس بڑی سی سطر کو پڑھا۔۔دِل سینے سے باہر آنے کو بے تاب سا تھا۔

اِک پہیلی کی طرح الجھ گئی تھی وہ۔۔

مگر سطر کا آدھا حصہ ابھی باقی تھا۔۔جس کو پڑھنے کی ہمت اُس میں باقی نا رہی۔۔یا شاید۔۔۔وہ پڑھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

وہ جان کر بھی انجان بن جانا چاہتی تھی۔سطر کا آدھا حصہ اگر اپنے وقت پر ہی کھلے تو ہی بہتر رہے گا۔۔بہت سے لوگوں کی زندگیوں کے لیے۔۔بہت سے لوگوں کو مرنے سے بچانے کے لیے۔۔سطر کا آدھا حصہ اگر وقت پر ہی کھلے تو بہتر رہے گا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھڑکی کے دوسری طرف موجود کھلی فضاؤں میں تہجّد کی اذانوں کی گونج بلند ہو چکی تھی۔۔ سکون کی طرف بلاوا آ چکا تھا۔۔

وہ خاموشی سے اٹھی۔۔ ڈائری کو اپنی الماری میں رکھتی واشروم کی طرف بڑھی۔۔ کانپتے ہاتھوں سے وضو بنا کر باہر آئی۔۔ حجاب کی صورت میں ڈوپٹے کو لپیٹتے جائے نماز بچھایا۔۔ نیت باندھ کر نماز پڑھتی سجدے میں گر گئی۔۔

اُسے سکون چاہیے تھا۔۔ مکمل نہیں تو تھوڑا سا۔۔ کوئی چاہیے تھا جس کے آگے وہ اپنا دل کھول لیتی۔۔ جس کے ساتھ بغیر کسی جھجھک کے وہ اپنی بات سکے سکتی۔۔ جس کے آگے وہ نیمل جعفری نہیں بس ایک انسان ہوتی جو بوجھ اٹھا کر تھک چُکی تھی۔

اور پھر جب نمازیں قضاء کرنے والے تہجّد میں گرنے لگے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ٹوٹے دلوں" "کے جڑنے کا وقت بہت قریب ہیں۔

جاری ہے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB